رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library

مضامین بنام ایڈیٹر

اور

باقی تمام خط وکتابت مینیجر

الفضل قادیان کے پتہ پر ہو

چندہ ممالک غیر سے

(صہ) روپیہ

الفضل

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب!

جلد ۱ | ۱۰ - مئی ۱۹۱۴ء مطابق - ۲۱ - جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ بروز سوموار | نمبر ۴۹ ب

مدینۃ المسیح

حضرت صاحبزادہ والا تبار کی طبیعت تا حال بحال نہیں ہوئی درس ہی نہیں ہو سکا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت بخشے تاہم درس قرآن و حدیث سے متمتع ہو سکیں مدبہ صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب امتحان بی اے دیکر قادیان میں تشریف لے آئے ہیں۔ ۲۔ ہیڈ ماسٹری کی خدمات مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے علیگ بوجہ احسن ادا فرما رہے ہیں سکرٹری مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ہیں ⁂

درس قرآن مجید کے نوٹ :۔ اخبار تین ورق کا ہے۔ چوتھا ورق درس کے اگلے اخبار میں (انشاء اللہ) ہوگا۔ یعنی بجائے ایک ورق کے دو ورق ہونگے اخبار ہفتہ میں تین بار مستقل طور پر اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ دو ہزار خریدار ہوں ہر خریدار ایک خریدار مہیا کرے ہمیں امید ہے کہ احباب پوری کوشش کریں گے ⁂

لاہور میں صرف ۳۵ آدمی غیر مبائع رہ گئے ہیں بیعت کنندگان نے پہلا جمعہ میاں چراغ دین صاحب کے مکان پر پڑھا مولوی غلام رسول صاحب کا درس قرآن بہت دلچسپی سے سنا جاتا ہے سب احباب بالالتزام شامل ہو کر مستفید ہوتے رہیں ⁂

اطلاع :۔ محمد عثمان قریشی ہیڈ ڈرافٹسمین دفتر انجینئر انچیف پنجاب بدلی ہو کر لاہور جاتے ہیں۔ کہ میری بیعت کے متعلق تمام دوستوں کی اطلاع کیلئے اخبار الفضل میں اعلان کر دیا جائے ⁂

(اس لئے اعلان کیا جاتا ہے)

تازہ خبریں

روکٹوریہ ۱۵۔ مئی) آگ نے سٹیوارٹ دبرٹش کولمبیا) کے نصف کاروباری ضلع کو جلا کر تباہ کر دیا۔ دس ہزار پونڈ کے نقصان کا اندازہ کیا جاتا ہے ⁂

(لنڈن ۱۵۔ مئی) سفرجیٹوں نے نیا وتیرہ اختیار کیا ہے۔ یہ عدالتوں میں داخل ہو کر شور مچاتی ہیں ⁂

(لنڈن ۱۵۔ مئی) کل ہوس آف کامنز میں بجٹ کے تمام ریزولیوشن پاس ہو گئے ⁂

(لنڈن ۱۵۔ مئی) آل انڈیا مسلم لیگ نے صیغہ جات خارجہ و نو آبادیات کو لکھا ہے۔ کہ شادی کے متعلق اگر جنوبی افریقہ کی کمیشن تحقیقات کی سفارشات پر عمل ہوا۔ تو اس سے مسلمانوں کے حق کو سخت نقصان پہنچیگا ⁂

ساڑھے سات سو ہندوستانی مزدور آج ڈربن سے ہندوستان روانہ ہو گئے ہیں اور دو سو ساٹھ ہندوستانی مزدور آئندہ سٹیمر کا انتظار کر رہے ہیں۔ ان کی واپسی کی وجہ توطن اختیار کردہ ہندوستانیوں کی جان و مال کی غیر محفوظیت بتائی جاتی ہے ⁂

رسالہ رہنما سے صاحب ڈپٹی کمشنر نے چھ سو روپیہ کی ضمانت طلب کی تھی۔ پروپرائیٹر کی درخواست پر کہ وہ آئندہ رسالہ میں کوئی پولیٹیکل تحریر نہ چھاپے گا۔ ڈپٹی کمشنر نے طلبی ضمانت کے حکم کو منسوخ کر دیا ⁂

(لنڈن ۱۴۔ مئی) کل سے ایک جدید ہفتہ وار اخبار "انڈیا مین" نامی جاری ہوگا۔ اور صرف ہندوستانی مسائل اور معاملات پر بحث کریگا ⁂

میلہ نور پور شاہاں میں راولپنڈی پولیس نے جس ہندو فقیر کو سازش دہلی کے مفرور ملزم راش بہاری بوس کے دھوکہ میں گرفتار کیا تھا۔ وہ تحقیقات کے بعد ۱۳ تاریخ کو رہا کر دیا گیا ⁂

راولپنڈی میں تین آدمی گرفتار ہوئے۔ بہاء الدین اسلام دین سامان جعلی سکوں کا ان کے مکان سے برآمد ہوا ۲ آنے سے پونڈ تک چلاتے تھے ⁂

گورنمنٹ پنجاب کا اعلان ہے۔ کہ آئندہ ہر سال زراعتی کالج لاہور کے ایک ہونہار طالبعلم کو ساٹھ روپیہ ماہوار کا وظیفہ دو سال تک ملیگا ⁂

سسلی میں زلزلے سے ۳۰۰ آدمی ہلاک ہوئے۔ تین چار سو کے درمیان زخمی ⁂

باہتمام منشی غلام رسول مینجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر حضرۃ صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پرنٹر و پبلشر و پروپرائیٹر کیلئے شائع ہوا

الاخبار والآراء

ایران میں روسی فوج

دیوان عام میں مسٹر پانسنبی نے سوال کیا۔ کہ آیا برطانیہ روس سے اس امر کی درخواست کریگا۔ کہ حسب وعدہ شمالی ایران سے اپنی سپاہ کو واپس منگالے۔ تاکہ شاہ ایران بحیثیت فرمانروا تخت پر بٹھایا جا سکے۔ مسٹر آکلینڈ نے جواب دیا۔ کہ روس اس بارہ میں اطمینان دلا چکا ہے۔ اور اس نے حال میں تبریز اور قزوین سے اپنی سپاہ واپس منگالی ہے۔ جب تک اس امر کا اطمینان ہو۔ کہ تمام فوج کو یک لخت واپس منگالینے سے شمالی ایران میں بیسے فسادات برپا نہ ہوں گے۔ جیسے کہ حال میں جنوبی حصہ میں ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ اس وقت تک ایسی کارروائی پر زور نہیں دیا جا سکتا ہ

السٹر میں اسلحہ

گورنمنٹ نے اس امر کا فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ السٹر میں ناجائز اسلحہ کی درآمد کے خلاف کسی قسم کی عدالتی کارروائی نہ کی جائے ہ

تازہ خبر ہے۔ کہ ایک چھوٹے دخانی جہاز نے السٹر کے شمالی مشرقی ساحل پر تباہ کن جہازوں سے آنکھ بچاکر ۴۰ کلدار توپیں خشکی پر آتاریں۔ جنہیں موٹر کاروں میں لنداگ کے اندرونی علاقہ میں لے گئے ہ

فاعتبروا

بنارس میں جان کمپنی کے ۲۵۰۰ بارود کے پیپے آتشزدگی کے باعث اڑ گئے۔ جس سے ایک سہ منزلہ مکان بھی اڑ گیا۔ ایک ہوٹل بالکل مسمار ہو گیا۔ اور ۱۰۰۔ ۱۵۰ آدمی اندر ہی دبکر مر گئے ایک لیڈی اپنے کمرے میں مری ہوئی پائی گئی۔ اس حادثہ کے وقت لوگوں کو دس بارہ کوس تک زلزلہ محسوس ہوتا تھا۔

(آکلینڈ ۱۴۔ مئی) میں گورنمنٹ ہوس میں آگ لگنے سے چھ ہزار پونڈ کا نقصان ہوا ہ بجلی کے تاروں کے زیادہ گرم ہو جانے سے یہ آگ لگی ہ

ترکی پارلیمنٹ

۱۴۔ مئی کا تار ہے۔ ۲۰ ماہ کے التوا کے بعد ترکی پارلیمنٹ کا پھر اجلاس ہوا۔ جنگ بلقان اور اس کے بعد کے زمانہ میں ترکی پارلیمنٹ کا کوئی اجلاس نہیں ہوا۔ گویا وہ ملتوی رہی۔ اگست ۱۹۱۲ء میں مختار پاشا کی وزارت نے پارلیمنٹ برخاست کر دی تھی۔ کیونکہ اس وقت دیوان مبعوثین کی کثرت رائے کمیٹی ترقی واتحاد کی موید اور وزارت کے خلاف تھی۔ جب کمیٹی ترقی واتحاد کو آغاز ۱۹۱۳ء میں پھر عروج واقتدار نصیب ہوا تو اس نے طلبی پارلیمنٹ کی ضرورت نہیں سمجھی ہ

دہلی بم سازش کیس

مسٹر ڈکنولی نے سازش بم کے جن ملزمین کو سشن سپرد کیا ہے۔ ان کا مقدمہ ۲۱ مئی کو دہلی میں شروع ہوگا۔ اسیسرس اس تاریخ پر طلب کئے گئے ہیں خاص سشن جج جو اس مقدمہ کی تحقیقات پر مامور کیا جائیگا۔ اس کا نام اس ہفتے گزٹ ہو جائیگا ہ

عجیب و غریب فیصلہ!

ایبٹ آباد میں ایک شخص نے اپنی بھاوج اور اس کے آشنا کو عین موقعہ پر پکڑکر اس کے آشنا کو قتل کر دیا۔ اور بھاوج کی ناک کاٹ ڈالی۔ پولیس نے قاتل کا چالان کیا۔ قاتل نے عدالت میں اقبال جرم کر لیا۔ صاحب مجسٹریٹ ہزارہ نے ۵۔ مئی کو مقدمہ کا فیصلہ سنایا۔ قاتل کو بجرم قتل صرف ایک پیسہ جرمانہ اور ناک کاٹنے کے جرم میں ایک پائی جرمانہ کیا۔ اور جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں صرف ۵ منٹ قید محض کا حکم دیا ہ

جنگ بلقان میں بلغاریہ کا نقصان!

پارلیمنٹ نے ایک کروڑ ۴۲ لاکھ پونڈ قرضہ منظور کیا تھا۔ غنیم کی سپاہ کے مطالبات چکانے کے لئے ساٹھ لاکھ پونڈ صرف ہوئے۔ لڑائیوں کی وجہ سے آمدنی میں ۲۰ لاکھ پونڈ کا خسارہ رہا۔ اسلحہ اور ٹرانسپورٹ پر ۶۰ لاکھ پونڈ فوجی ریلوں اور دیگر مقاصد کے لئے بہتر لاکھ پونڈ۔ زخمی سپاہیوں کو ایک کروڑ ۶ لاکھ پونڈ پنشن دی جائے گی۔ میزان کل پانچ کروڑ ہوتی ہے۔ لیکن جو علاقہ بلغاریہ نے رومانیا کے سپرد کیا۔ چھ کروڑ پونڈ کا تھا۔ کل جمع گیارہ کروڑ پونڈ ہوتی ہے۔ کم از کم ۵۵ ہزار اور زیادہ سے زیادہ ۸۰ ہزار سپاہی مر گئے۔ اس کے مقابلہ میں لسے ۱۴ ہزار مربع میل پتھریلی زمین اور آٹھ دس لاکھ رعایا ملی ہ

انکم ٹیکس

گورنمنٹ پنجاب کے حکم سے یکم جون ۱۹۱۴ء سے ضلع ہوشیارپور کے مقامات ہریانہ۔ گڑھ دوالہ اوڑ نہ۔ کیریاں۔ میانی۔ اور خانپور میں پیشہ وروں اور تاجروں پر جنکی آمدنی سو روپیہ یا اس سے زیادہ ہو ایک خاص تدریجی ٹیکس عاید کیا گیا ہے ہ

ترکی پارلیمنٹ کا افتتاح

(قسطنطنیہ ۱۴۔ مئی کو ۱ ۳/۴ سال کے وقفہ کے بعد ٹرکی پارلیمنٹ کا پھر افتتاح ہوا ہے۔)

۱۵۔ مئی سلطان المعظم نے دوران تقریر میں فوجی شکستوں اور تباہی کے متعلق اپنے دلی حسرت و رنج کا اظہار کیا۔ اور فرمایا۔ کہ جن اسباب کی وجہ سے ہمیں یہ شکستیں برداشت کرنی پڑی ہیں۔ ان کی تحقیقات ایک اعلیٰ فوجی کمیشن کریگا۔ کمپ نے دوران تقریر میں دول یوروپ کے اس رویہ کے متعلق کہ انہوں نے یونان کو ایسے جزائر دلوا دیئے ہیں۔ جن کا اثر براہ راست اناطولیہ کی ترقی پر پڑتا ہے۔ افسوس ظاہر کیا۔ اور بتلایا۔ کہ گورنمنٹ ہمیشہ اپنی توجہ ان جزائر پر ہمارے شہنشاہی حقوق قائم رکھنے کے لئے منعطف رکھے گی۔ علاوہ ازیں حضور ممدوح نے اس بات پر زور دیا۔ کہ ملک کو جنگی نقصانات کی تلافی اور ایک زبردست بحری طاقت قائم کرنی چاہئے ہ

پانامہ کنال کا افتتاح

(واشنگٹن ۱۴۔ مئی) اعلان کیا گیا ہے کہ ہنر پنامہ ۹۔ ماہ حال سے چھوٹے جہازوں کی آمدورفت کیلئے کھول دی گئی ہے۔ جس کی وجہ زیادہ تر یہ ہے۔ کہ میکسیکو میں لڑائی شروع ہو جانے کی وجہ سے ٹیوآنیٹی پک ریلوے بند کر دی گئی تھی ہ

فارس کا مستقبل!

۲۷ شعبان ۱۳۳۲ھ مطابق ۲۱ جولائی ۱۹۱۴ء کو فارس کا نوجوان شاہزادہ احمد مرزا دولئے تاج و تخت ہوگا۔ افواہ ہے کہ معزول شاہ محمد علی دوبارہ تخت حاصل کرنے میں کوشاں ہے اور اغلب ہے کہ وہ پھر ایک دفعہ فارس کے نظم و نسق میں مخل ہو لیکن پبلک نئے شہزادہ کی تاجپوشی کی منتظر ہے ہ

ضرورت

ایسے پچاس احمدی استادوں کی ضرورت ہے جو کم از کم پرائمری پاس ہوں۔ اور قرآن شریف کا ترجمہ بھی جانتے ہوں۔ یا جو قرآن شریف کا ترجمہ نہ جانتے ہوں۔ تو وہ کچھ مدت قادیان میں رہکر ترجمہ سیکھنے کے لئے وقت صرف کر سکتے ہوں ہ

خاکسار
عبدالعزیز سکرٹری کمیٹی تعلیم از
قادیان۔ ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
الفضل
۱۰ - مئی سنہ ۱۹۱۴ء
ف - ض

لا الہ الا اللہ کے مفہوم میں ماموروں پر ایمان

حضرت صاحبزادہ صاحب نے اگر فرمایا۔ کہ لا الہ الا اللہ کے مفہوم میں وقت کے نبی پر ایمان لانا شامل ہے۔ تو یہ کوئی نئی بات نہیں۔ یہی وہ بات ہے۔ جسکے انکار پر عبد الحکیم خان کو جماعت سے خارج کیا گیا۔ آپ نے اس کے لئے حقیقۃ الوحی لکھی۔ اور اس میں کھول کر بتایا۔ کہ توحید بجز اقرار رسالت کے کچھ چیز نہیں۔ فطرتی ایمان کو ایک لعنت فرمایا۔ صفحہ ۱۲۵ پر ارشاد ہے۔ صرف توحید خشک بجز اطاعت رسول کے کچھ چیز نہیں۔ (۲) خدا نے اپنی ذات پر ایمان لانا رسولوں پر ایمان لانے سے وابستہ کیا ہے۔

۳۔ ہم صرف ایسے شخص کی نسبت کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ اللہ پر ایمان لایا۔ جبکہ وہ آنحضرت صلعم پر بھی ایمان لایا ہو۔ اور قرآن شریف پر بھی ایمان لایا ہو۔ (صفحہ ۱۴۲)

ہم جو لوگ ایسا عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ بغیر اس کے کہ کوئی آنحضرۃ صلعم پر ایمان لائے۔ صرف توحید کے اقرار سے اس کی نجات ہو جائیگی۔ ایسے لوگ پوشیدہ مرتد ہیں۔ اور در حقیقت وہ اسلام کے دشمن ہیں۔

"تو معلوم ہوا۔ کہ جب ایک شخص اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان لاتا ہے۔ تو وہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے" ؛

پھر فرماتے ہیں ؛

"لیکن جو شخص لا الہ الا اللہ کا اقرار کر کے کسی اور حصہ کو چھوڑتا ہے۔ وہ دائرہ کے اندر تو ہے" ؛

اور فرماتے ہیں ؛

"جو شخص توحید الٰہی پر ایمان لاتا ہے"۔ "وہ تکمیل کے درجے کو نہیں پہنچ جاتا۔ بلکہ یہ ابتلاء ہے" ؛ "بے شک اسلام کے دائرہ کے اندر داخل ہو گیا" ؛ (دیکھو پیغام ۷ ارپریل ۱۹۱۴ء)

پھر لکھا ہے ؛

"جو شخص توحید الٰہی کا قائل ہوتا ہے اسلام میں داخل ہو جاتا ہے"

اب بتاؤ۔ کہ یہود اور برہمو اور نصاریٰ کا ایک فرقہ اور آریہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں یا نہیں۔ پس وہ مولوی محمد علی صاحب کے نوشتہ کے مطابق اسلام کے دائرہ میں داخل ہو گئے یا نہیں۔ تعجب ہے کہ باوجود صریحاً سمجھنے کے اب ہم سے پوچھتے ہیں۔ کہ ہم نے کہاں لکھا یہود و نصاریٰ مسلمان ہیں ؛

پھر آپ لکھتے ہیں۔ کہ یہ تو صاحبزادہ صاحب ہی کا حوصلہ ہے ×××× کہ قرآن مجید کی آیت کے مخالف مسلمان کہلانے والوں کو یہود و نصاریٰ قرار دیں ؛ سنئے صاحب حضرۃ صاحبزادہ اولو العزم تو مسیح موعود کے متبع ہیں۔ وہ نزول المسیح کے صفحہ ۴ پر فرماتے ہیں ؛

اور جو میرے مخالف تھے۔ ان کا نام عیسائی۔ اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔

اور فرماتے ہیں۔ دیکھو ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۱۳۶۔

چوں شمارا شد یہود اندر کتاب پاک نام ؛
پس خدا عیسیٰ مرا کرد است از بہر یہود"

اور ایک حکم کی تعمیل نہ کرنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ یہ بھی آپ کا عقیدہ اسی رسالہ کفر و اسلام میں درج ہے۔ اور جس حصہ کو چھوڑتا یا اس کا انکار کرتا ہے اسمیں وہ کافر ہے۔ پھر کئی مثالیں دی ہیں۔ اور فروعی باتوں پر بھی کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ پس ہم نے اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہی۔ آپ کی تحریروں کی بناء پر حکم لگایا۔ البتہ آپ ہماری جن باتوں کا انکار کر رہے ہیں۔ وہ مسیح موعود کی فرمائی ہوئی ہیں۔ لا الہ الا اللہ کے ساتھ اقرار رسالت ضروری ہونا ہم حقیقۃ الوحی سے دکھا چکے ہیں۔ اب مسیح موعود پر ایمان لانا بھی اسی کے مفہوم میں ہونا دیکھئے۔ آپ نزول المسیح میں لکھتے ہیں۔

"جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا۔ اس کا پہلا ایمان بھی قائم نہیں رہیگا" (صفحہ ۸۴) ؛

۲۔ "علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا۔ وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ دیکھو بدر

سوال پیش ہوا۔ کہ جو غیر احمدی مسلمان ہم سے پوچھے کہ ہماری بابت تمہارا کیا خیال ہے۔ اُسے کیا جواب دیا جاوے ؛

فرمایا۔ لا الہ الا اللہ ماننے کے نیچے خدا کے سارے ماموروں کے ماننے کا حکم آجاتا ہے۔ اللہ کو ماننے کا یہی مطلب ہے۔ کہ اس کے سارے حکموں کو مانا جاوے گا۔ اب سارے ماموروں کا ماننا لا الہ الا اللہ کے معنوں میں داخل ہے۔ حضرت آدم۔ حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ۔ حضرت مسیح علیہم السلام ان سب کا ماننا اسی لا الہ الا اللہ کے ماتحت ہے۔ حالانکہ ان کا ذکر اس کلمہ میں نہیں۔ قرآن مجید کا ماننا سب مسلمان جانتے ہیں۔ کہ اس کلمہ کے مفہوم میں داخل ہے۔ اور یہ جو کہتے ہیں۔ کہ ہم مرزا صاحب کو نیک مانتے ہیں۔ لیکن وہ اپنے دعوے میں جھوٹے تھے۔ یہ لوگ بڑے جھوٹے ہیں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ من اظلم ممن افتری علی اللہ الکذب او کذب بالحق لما جاءہ۔ دنیا میں سب سے بڑھ کر ظالم دو ہی ہیں۔ ایک جو اللہ پر افتراء کرے۔ دوم جو حق کی تکذیب کرے۔ پس یہ کہنا کہ مرزا نیک ہے۔ اور دعاوی میں جھوٹا گویا نور و ظلمت کو جمع کرنا ہے۔ جو ناممکن ہے۔

(حضرت اقدس علیہ السلام نے اس سوال کا حل حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ - ۱۶۵ میں کر دیا ہے پھر آپ عبد الحکیم کو اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں۔

"بہر حال خدا تعالےٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے۔ کہ ہر شخص جس کو میری دعوت پہنچی۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں۔ ۲۴ - مئی ۱۹۰۶ء

اور معیار الاخیار صفحہ ۸ میں رقمطراز ہیں۔ جو شخص تیری پیروی نہ کریگا۔ تیری بیعت میں داخل نہیں۔ اور تیرا مخالف رہیگا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے ؛

مسیح موعود کو آپ کم از کم مامور تو اب تک مانتے ہیں۔ ان حوالوں سے یہ اعتراض بھی حل ہو گیا۔ کہ پھر دیگر خلفاء و ائمہ و اولیاء و صلحاء پر ایمان لانا کیوں کلمۂ لا الہ الا اللہ میں داخل نہیں۔ امت محمدیہ کے تمام خلفاء و اولیاء میں سے صرف مسیح موعود کو نبی اللہ کا خطاب دیا گیا۔ دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱۔ فرماتے ہیں ؛

"نبی کا نام پانیکے لئے صرف میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں" ؛

اور تتمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۶۷ پر ارشاد ہوتا ہے۔

"اصحاب وہی کہلاتے ہیں۔ جو نبی کے وقت میں ہوں۔ ×××× پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنیوالی قوم میں ایک نبی ہو گا۔ کہ وہ آنحضرت صلعم کا بروز ہو گا۔ اس لئے اس کے اصحاب آنحضرۃ صلعم کے اصحاب کہلائیں گے ؛

اگر کسی اور خلیفہ کو یہ خطاب ملتا۔ تو اس کا ماننا جزو ایمان تھا۔ کیونکہ تمام انبیاء پر ایمان لانا اصول ایمان میں داخل ہے۔ وحی الٰہی میں حیث رسول کریم میں صریحاً نبی کا خطاب ہونیکے باوجود اسے مطیع و رسول کہا گیا۔ کہ یوسف کو ملک کریم سے تشبیہ دینا حد درجے کی بے ادبی ہے۔ خدا وند کریم کا کلام اور کہاں زنان مصر۔ ۲ بہیر انسان کا ملک بننا تو محال ہے۔ اسلئے جب کسی بشر کو ملک کہینگے۔ تو بلحاظ نیکی کہینگے۔ مگر نبی ہونا لوی (انقطعی)

مضمون میں دکھانا چاہئیے [illegible] حضرت اقدس صاحب [illegible]

ان الدین عند اللہ

الاسلام

"بے نظیر کامیابی"

تمدن عرب بہت ہی گری ہوئی حالت میں تھا جب کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے۔ عرب فاتح تو بھلا کیا بنتے۔ مفتوح بننے کے لائق بھی نہیں سمجھے جاتے تھے یہی تو وجہ ہے۔ اور صرف یہی وجہ ہے۔ کہ ان کے قرب و جوار میں دو طاقتور جہانگیر سلطنتیں موجود تھیں۔ مگر انھوں نے کبھی بھی اپنی ریاست نہیں کی۔ بلکہ دیگر متمدن عالم پر حکمرانی کرتے رہے۔ اور اس علاقے کو اپنے حلقہ اطاعت میں نہیں لائے بلکہ یہ ہے۔ کہ وہ انکو نہایت ہی ذلیل سمجھتے تھے۔ انکو وحشی کہا کرتے تھے۔ علوم و فنون مشرقیہ و مغربیہ سے بالکل محروم اور بے بہرہ تھے یوں سمجھنا چاہیئے۔ کہ جیسا کہ اس ملک میں کوئی جسمانی دریا نہ تھے ایسا ہی دنیاوی علوم کے دریاؤں سے بھی یہ ملک بہرہ مند نہ تھا جیسا کہ دریاؤں کے کنارے بڑے بڑے تجارتی امصار اور بلاد قائم ہو جاتے ہیں۔ ایسا ہی افراد انسانیہ کے اجتماع کی وجہ سے انسان تمدن اور تہذیب میں ترقی کرتا جاتا ہے۔ لیکن قسام ازل نے اس ملک کی قسمت میں یہ بات نہیں لکھی تھی۔ تمام ملک عرب میں دیکھو کوئی ایک بھی بڑا دریا نہیں ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ کوئی یہاں بڑا تجارتی شہر نہیں۔ اور اسی وجہ سے انسانی تمدن و تہذیب نے یہاں رونق حاصل نہیں کی۔ بھلا کس طرح کوئی ایسے ملک میں سلطنت کرکے مستفید ہو سکتا ہے۔ اسباب تعیش و تنعم یہاں بالکل مفقود تھے بظاہر رسد کے سامان بالکل ندارد تھے۔ اس ملک اور اس کے باشندگان کی بہبودی اور بہتری کی طرف کسی بیدار آنکھ نے التفات نہ کی اور نہ اس کے متعلق کچھ غور و خوض سے کام لیا۔ مگر خدا کے کام ہیں اور ہماری نظر میں عجیب۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارک سے پہلے عرب کی حالت بہت ہی ابتر تھی۔ بالکل اجڈ اور جاہل تھے برے اخلاق ہی وہ ان میں کمال درجہ پائے جاتے تھے۔ ام الخبائث شراب شیر مادر کی طرح استعمال کی جاتی تھی۔ زنا کی کچھ حد نہ تھی۔ باپ کی بیوی سے نکاح کرنا کچھ معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اور اسکو نکاح المقت کہا کرتے تھے۔ غرضیکہ کوئی بدی نہ تھی۔ جو ان میں پائی جاتی ہو قرآن کریم نے اس کا عجیب نقشہ کھینچا ہے۔ ظہر الفساد فی البر والبحر خشکی و تری میں فساد اور بگاڑ ظہور پذیر ہو چکا تھا ہ

ہم مسیحیوں اور ناقدین کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔ کرکے وہ بتائیں۔ کہ جب قوم کی یہ حالت ہو۔ اور اُن کے سنوارنے سے تمام دنیاوی طاقتیں مایوس ہو چکی ہوں۔ ایسی ناگفتہ بہ حالت میں اللہ تعالیٰ کیطرف سے ایک انسان مامور کیا جاتا ہے۔ اور وہ تمام جہان کیلئے عموماً اور عرب کیلئے خصوصاً مصلح اور ریفارمر رسول اور نبی مقرر کیا جاتا ہے وہ تمام قوم میں سب سے پہلے منادی کرتا ہے۔ کہ ایک خدا ہے۔ اور اسی ایک کی عبادت کرنی چاہیئے اور اسکے سوا تمام معبود باطل ہیں۔ اور قابل پرستش نہیں ہیں۔ لوگ ہادی کی صوت سنکر خواب غفلت سے جاگ اٹھتے ہیں اور چونکہ وہ اس آواز کے عادی نہیں ہوتے اسلئے وہ اسکو تعجب کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور اپنے عقائد کے سخت مخالف خیال کرتے ہیں۔ اور منادی کی آواز کو استہزاء اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ وقالوا ھذا الذی بعث اللہ رسولاً۔ اور کہتے ہیں یہی وہ ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ آپ کی تحدی کو ایک مجنون کی بڑ سے زیادہ خیال نہیں کرتے۔ یہ وہی قوم ہے۔ کہ جسکو تمام دنیا دیکھ چکی تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اب انکی تربیت کے پیچھے لیتے ہیں۔ اور بڑے استقلال اور آہنی اصطبار کیساتھ برابر تیرہ سال تک انکی سختی اور بدی کا جواب نرمی اور نیکی میں دیتے اور ادفع بالتی ہی احسن السیئۃ۔ کے زرین اصل پر عامل اور کاربند رہے۔ آپکی مخالفت میں اتنی شدت اور حدت کی گئی ہے کہ کسی نبی کے خلاف نہیں ہوئی۔ آپکو مختلف الوان میں مختلف اطوار اور طرزوں میں آپکے مشن سے روکا گیا۔ طمع سے امید سے خوف سے غرضکہ کوئی دقیقہ اسباب میں فروگذاشت نہیں کیا گیا تھا۔ کہ جس سے آپ کی راہ میں بہت روکیں حائل نہ ہو جائیں یہاں تک کہ قوم دار الندوہ میں جمع ہوتی ہے۔ اور آپکے قتل کا آخری فیصلہ صادر کرتی ہے محض خدا کا فضل تھا۔ کہ آپ انکی زد سے بچگئے۔ کیا یہ استقلال جھوٹے میں ہو سکتا ہے۔ کیا ہی عظیم الشان وہ قلب تھا۔ جسپر صرف اللہ تعالیٰ کی ہیبت اور جلال کا اثر تھا۔ اور اسکے سوا تمام دنیا کو ہیچ اور محض کالعدم سمجھتے تھے کیا ہی پیارا وہ دل تھا۔ کہ نہ وہ کسی کی ستائش اور تعریف سے پھولتا تھا۔ اور نہ وہ کسی کی مذمت اور دھمکی کو کچھ سمجھتا تھا۔ خدا کی رضا اسکے مدنظر تھی۔ اس کے کسی کام میں نفسانیت کو بالکل دخل نہ تھا وہ بڑا خیر خواہ خلائق تھا۔ خلق عظیم کا وہ جامع تھا۔ انسانی ہمدردی اسکی سرشت میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ خدا کیلئے وہ بڑا غیور تھا خدا کی شان میں وہ کبھی ہتک آمیز الفاظ اور کلمات سننا گوارا نہیں کر سکتا تھا۔ لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیہم رسولاً منہم یتلوا علیہم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔ اللہ تعالیٰ کا مومنو[1] پر بہت ہی بڑا بھاری احسان ہوا جب اُس نے ان میں انہی میں سے رسول بھیجا۔ انکو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر دلائل دیتا ہے۔ انکو پاک کرتا ہے۔ پھر انکو شریعت اور اسرار شریعت سکھاتا ہے۔ اور ضرور وہ اس سے پہلے سخت گمراہی میں تھے۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم۔ تم پر کیا ہی خدا کا فضل ہے کہ تم ہی میں سے اللہ نے رسول بھیجا ہے تمہاری تکالیف اس پر شاق گذرتی ہیں۔ تمہاری بھلائی کا بڑا خواہشمند ہے مومنوں کیلئے تو بڑا شفیق اور مہربان ہے۔ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین۔ شاید تو اپنے آپکو ہلاک کر دیگا۔ اس فکر میں کہ وہ ایماندار نہیں ہوتے۔ اور انصاف پسند طبیعتو دیکھیے اللہ تعالیٰ کیلئے اپنا مال اپنی جان اور اپنا سب کچھ دیدیا ہے۔ کیا ایسی زندگی جھوٹوں کی ہو سکتی ہے۔ کلا و حاشا۔ قل ان صلواتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذالک امرت وانا اول المومنین ع محمد ہست برہان محمد۔ کیا رسول کریم کی لائف آپکی صداقت کی کافی گواہ نہیں ہے۔ ساری دنیا کو خدا کا پیغام پہنچا رہا ہے۔ اور ذرا بھی کسی سے نہیں ڈرتا۔ آخر ایسا ہمدرد مہربان شفیق انسان بھلا کیوں نہ کامیابی کا منہ دیکھتا۔ اسکو ایسی جماعت عطا ہوئی جکی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔ دور جانے کی کیا ضرورت ہے بڑا عظیم الشان رسول جسکے آپ مثیل ہیں موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ انکو قوم بنی اسرائیل کیا سخت جواب دیتی ہے۔ حالانکہ موسیٰ ع کی صداقت کے بہت سے نشانات وہ ملاحظہ کر چکے تھے۔ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون۔ تو اور تیرا رب جاکر لڑو۔ ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ مگر آنحضرت رسول کریم کے صحابہ نے جواب دیا۔ لا نقول کما قال بنو اسرائیل اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون بل نقاتل عن یمینک وشمالک ہم اسطرح نہیں کہتے۔ جیسا کہ بنی اسرائیل نے کہا۔ کہ تو اور تیرا رب جاکر لڑو۔ ہم یہیں بیٹھے ہیں۔ بلکہ ہم تیرے دائیں اور بائیں لڑینگے۔ آپ کے ایک مخالف نے صحابہ کی فرمانبرداری جو وہ رسول کریم کی کرتے تھے۔ دیکھ کر اپنی قوم کو جاکر کہا۔ کہ تم اس انسان کو جیت نہیں سکتے۔ اسکے ساتھی اس کے ایسے فرمانبردار ہیں کہ میں نے قیصر و کسریٰ کے ایسے فرمانبردار نہیں دیکھے۔ آخر آپنے اپنے شہر کو دس ہزار قدوسیوں کیساتھ فتح کیا۔ اور کفار سے کیسا وہی سلوک کیا جو کہ حضرت یوسف ع نے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا تھا۔ خود آنحضرت صلعم کی حین حیات میں آپکی قوم آپ پر ایمان لائی۔ اور قریباً تمام عرب مسلمان ہو گیا۔ کیا ایسی کامیابی کسی بادشاہ کو نصیب ہوئی ہے۔ نپولین۔ تیمور اور سکندر بڑے عظیم الشان بہادر بادشاہ گنے جاتے ہیں کیا انکی حکومت انسانوں کے قلوب پر مستولی تھی جیسا کہ آنحضرت صلعم کی۔ اور طرفہ یہ کہ صرف رعب ہی نہیں تھا۔ بلکہ محبت بھی دل میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کیا اس کامیابی کی مثال انبیاء ع میں سے کسی نبی میں ملتی ہے۔ تاریخ اسکے بالکل خاموش ہے وہ اکمل کامل جسکو سکندر جیسا انسان نظیر نہیں کر سکا۔ اس ملک کے وحشی انسانوں کو آنحضرت صلعم نے انسانیت کا جامہ پہنایا اور پھر انسان سے باخدا انسان بنایا۔ وہ جاہل مطلق تھے۔ انکو عالم بنا دیا۔ اور پھر اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ دنیا کے استاد اور معلم بنا دیئے صرف مذہب ہی میں نہیں بلکہ سیاست تمدن ملک گیری جہانداری اور تمام علوم و فنون کے ماہرین پیدا کر دیئے۔

اب ہم چیلنج دیتے ہیں کہ کوئی ہے جو اسکے برابر کوئی اور کامیابی ثابت کرے۔ اسکی کوئی نظیر نہیں پیش کر سکتا کیونکہ رسول کریم صلعم کی نسبت فرمایا ہے۔ ان لک لاجراً غیر ممنون۔ پس کیا یہ بین دلیل نہیں ہے کہ اب اسلام ہی اللہ کے نزدیک سچا دین ہے ہ

مورخہ 18 مئی 1914ء کے دو

عدد صفحات (13,14) تقریباً 4

جلدیں دیکھنے کے باوجود نہیں

ملے۔

۱۴ مئی کے پیغام میں حضرت اقدس کے دعاوی کو محمد علی باب اور بہاء اللہ سے تشبیہ دیگئی ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ بابی کہتے ہیں۔ اگر قرآن بوجہ معجزہ ہونے کے صداقت محمد رسول اللہ صلعم پر گواہ ہے تو البیان محمد علی کی صداقت پر دلیل ہے۔ یہ اس لئے لکھا ہے۔ کہ حضرت اقدس نے بھی اپنی کئی کتابوں کا معارضہ چاہا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کوئی ہے جو میری کتاب کے مقابل میں کتاب لکھ سکے۔ اور پھر احمدی آپ کی کتاب کا معارضہ نہ کر سکنے کو آپ کی صداقت پر دلیل لاتے ہیں۔ پھر لکھا ہے۔ کہ اس کے پیرو بھی اس کی نبوۃ کے مدعی ہیں۔ اور اس کا جانشین باپ کی شطحیات میں تاویل کی طرف مائل ہے۔ مطلب ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کے الہامات اور دعاوی بھی از قسم شطحیات ہیں۔ نعوذ باللہ من ذلک۔ پھر ارشاد ہوتا ہے۔ کہ بہاؤ اللہ کو مصلح موعود کہتا ہے۔ یعنی یہ مماثلت بھی حضرت اقدس کا اس مدعی نبوۃ کاذبہ سے ہے۔ کہ آپ نے بھی ایک مصلح موعود کی پیشگوئی کی تھی۔ اب فرمائیے۔ کیا ایسی تحریریں کسی احمدی کے قلم سے ممکن ہیں۔ اور کیا غیرت ایمانی کا یہی تقاضا ہے۔ کہ اپنے پیر و مرشد کے اصل دعاوی کو باب اور بہاؤ اللہ کے ساتھ تشبیہ دی جائے۔ اور پھر از خود ان کے درجے کو گھٹا کر ان کا ایک اور درجہ بتایا جائے۔ گویا مرتبے انہی کے سرکار سے ملتے ہیں۔ اور خزائن رحمت رب انہی کے قبضے میں ہیں جسے چاہیں دیں جسے چاہیں نہ دیں۔

سچ کہا تھا۔ مولوی سرور شاہ صاحب نے۔ کہ جو قدم اٹھتا ہے غیر احمدیت کیطرف انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم نے کوئی غلو نہیں کیا۔ نبوۃ اور کفر کے متعلق ہمارا وہی مذہب ہے۔ جو حضرت مسیح موعود نے بارہا کتابوں میں لکھا۔ ہم تو انہی کے الفاظ نقل کرتے ہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔

کہ مومن کو کافر کہنے یعنی ایک مومن کو مومن نہ سمجھنے سے تو انسان کافر ہو جاتا ہے۔ مگر ایک نبی کو نبی نہ سمجھنے یا کم از کم مسیح موعود کو مسیح موعود نہ سمجھنے سے انسان مومن کا مومن ہی رہتا ہے۔ کیا مطلق ایک مومن کا درجہ بڑا ہے یا نبی و مسیح موعود کا اگر ایک مومن کو مومن نہ کہنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ تو ایک نبی کو نبی مسیح کو مسیح نہ سمجھنے سے بطریق اولیٰ کافر ہونا چاہئے۔

الغرض مسیح موعود کی نبوۃ سے انکار آپ کے مسیح موعود ہونے سے انکار ہے۔ کیونکہ حدیث میں دو مسیحوں کا ذکر ہے۔ ایک المسیح الدجال دوسرا عیسیٰ نبی اللہ۔ کسی غیر نبی مسیح کے آنے کا ہم کو وعدہ نہیں دیا گیا۔ پھر جب اس کا ماننا جزو ایمان نہ ہوگا۔ تو اُس کی دعوۃ اور اس دعوۃ کی استجابت فضول ہوگی۔ دراصل حضرۃ صاحبزادہ صاحب کی ذات ستودہ صفات سے بغض اتنا بڑھ گیا ہے۔ کہ صرف ان کی مخالفت میں اپنی نسبت دس سالہ کوششوں پر پانی پھیر رہے ہیں اور اب تو ان کی یہ حالت ہے۔ کہ مسیح موعود کی ایسی پیشگوئی کی تصدیق بھی نہیں کرتے جس میں حضرت صاحبزادہ صاحب کا نام ہو۔ یا کم از کم ان سے اس پیشگوئی کا کچھ تعلق ہو۔ بلکہ مخالفت کے جوش میں تکذیب پر تل جاتے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں مصلح موعود کی پیشگوئی کو مبارک احمد پر چسپاں کر کے مخالفوں کو ہنسی کا موقعہ دیا۔ پھر حضرت اقدس کے پوتا ہونے پر کسی مخالف اخبار سے بڑھ کر اپنا طرز عمل نہیں دکھایا۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

پیسہ کی نیش زنی۔ مقتضاء طبیعت ہے وہ ۷۔ مئی کے ہفتہ وار میں لکھتا ہے۔ کہ مسٹر دادابھائی نوروجی کا بیٹا مرگیا۔ تو اس نے کہا۔ کچھ غم نہیں۔ تمام ہندوستان میرا بیٹا ہے۔ بخلاف اس کے مرزا صاحب نے ایک دعا میں اپنے تینوں بیٹوں کے حق تمام دنیا کی برکتیں چاہی ہیں۔

وہ دعائیں دکھائیں۔ جس میں حضرت اقدس نے اپنے بیٹوں کے لئے دنیا طلب کی ہے۔ آپ تو ان کے لئے دین چاہتے ہیں۔ پھر سنو! آپ ایک اشتہار میں فرماتے ہیں۔

"اور ہمارے بعض حاسدین کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری کوئی ذاتی غرض اولاد کے متعلق نہیں اور نہ کوئی نفسانی راحت ان کی زندگی سے وابستہ ہے پس یہ اُن کی بڑی غلطی ہے۔ کہ جو انھوں نے بشیر احمد کی وفات پر خوشی ظاہر کی۔ اور بغلیں بجائیں۔ انہیں یقیناً یاد رکھنا چاہئے۔ کہ اگر ہماری اتنی اولاد ہو۔ جسقدر درختوں کے تمام دنیا میں پتے ہیں۔ اور وہ سب فوت ہو جائیں۔ تو اُن کا مرنا ہماری سچی اور حقیقی لذت اور راحت میں کچھ خلل انداز نہیں ہو سکتا۔ میت کی محبت میت کی محبت سے اسقدر ہمارے دل پر زیادہ تر غالب ہے۔ کہ اگر محبوب حقیقی خوش ہو تو ہم خلیل اللہ کی طرح اپنے بزرگ پیارے بیٹے کو بدست خود ذبح کرنے کو تیار ہیں۔ کیونکہ واقعی طور پر بجز اس ایک کے ہمارا کوئی پیارا نہیں۔ جل شانہٗ وعز اسمہ فالحمد للہ علی احسانہ

شذرات متعلقہ خلافت ثانی

(از منشی نعمت اللہ گوہر سیکنڈ ماسٹر مزنگ لاہور)

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اپنے ایک اشتہار میں فرمایا تھا۔ کہ حضرت ابو بکر۔ عمر۔ عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہم کا تختِ خلافت پیروں کی گدی نہیں تھی۔ بلکہ وہ صرف جماعت کے امیر ہوا کرتے تھے لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آتا۔ کہ اگر امیر کی جگہ پیر کا لفظ استعمال کر دیا جائے۔ تو اس میں کونسا گناہ لازم آتا ہے حالانکہ معنے دونوں کے ایک ہی ہیں۔ کسی کا امیر تسلیم کیا جانا اسکی پیری کی کافی دلیل ہے۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ سابقہ افراد جماعت اس کے ہاتھ پر لازمی طور سے بیعت توبہ نہ کریں۔ لیکن بیعت اطاعت در امر بالمعروف تو صحابہ نے بھی کی تھی۔ اور کرنی چاہئے تھی۔ کیونکہ پیر امیری یا خلافت کیا معنے رکھتی ہے پس ثابت ہوا۔ کہ حضرت ابو بکر رضؓ اوّل پیر تھے۔ جس سے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو انکار ہے۔ حالانکہ آج سے پونے سات سو برس پیشتر سعدی جیسا بزرگ حضرت ابو بکر کی پیری کی تصدیق کرتا ہے۔ جیسا کہ بوستاں میں ہے۔

نخستین ابو بکر پیر و مرید ✽ عمر پنجہ در پیچ دیو مرید

یعنی صحابہ میں اوّل شخص جو مدح کا مستحق ہے۔ وہ ابو بکر رضؓ ہے۔ جو پیر بھی تھا۔ اور مرید بھی۔ یعنی مریدی سے ترقی کر کے پیری کی گدی پر بیٹھ گیا۔

تعجب ہے۔ کہ تیرہ سو برس سے تمام مسلمان حضرت ابو بکر رضؓ کو پیر مانتے آئے۔ لیکن آج مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا ایک مرید حضرت ابو بکر کے پیر ہونے سے انکار کرتا ہے

احمدیت اگر این است کہ واعظ دارد
وائے گر از پس امروز بود فردائے

پیغام صلح پارٹی اس بات پر زور دے رہی ہے کہ حضرت صاحب محض ایک خلیفہ تھے۔ نبی نہیں تھے اس لئے آپ کے بعد کوئی خلیفہ نہیں ہونا چاہئے۔ اور اس پر دلیل یہ دیتے ہیں۔ کہ خلیفہ کا خلیفہ نہیں ہوتا۔

لیکن اس بابت سے تو ان کو بھی انکار نہیں ہوگا۔ کہ حضرت صاحب خاتم الخلفاء تھے۔ جیساکہ رسول اللہ صلعم خاتم الانبیاء تھے۔ حضرت صاحب الوصیت میں فرماتے ہیں۔ کہ

اگر رسول اللہ صلعم کے بعد کوئی فرد بھی نبی نہ بنایا جاتا تو یہ امت خیر الامم نہیں کہلا سکتی تھی۔ کیونکہ اس صورت میں سبکے سب گویا اندھوں کی طرح رہتے۔ اور یہ نبوتِ محمدیہ تامہ کاملہ کی ہتک تھی۔ اسی طرح اگر خاتم الخلفاء کے بعد کوئی بھی خلیفہ نہ ہو۔ تو کیا یہ خاتم الخلفاء کی ہتک نہیں ہے۔ کیا حضرت صاحب کی مہر سند خلافت کو پکا نہیں کر سکتی۔ جیساکہ آنحضرت صلعم کی مہر سند نبوت کو پکا کر سکتی ہے؟ پھر منکرین خلافت غور کریں۔ کہ اگر تنزل کے طور پر یہ بھی مان لیا جائے۔ کہ حضرت صاحب رسول اللہ صلعم کے ایک خلیفہ تھے۔ اور بس۔ تب بھی اُن کے بعد خلیفہ ہونا چاہیئے۔ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان کے سب سے اول خلیفہ یا مجدد گذرے ہیں۔ اور پھر دیکھو کہ ان کے بعد نہ صرف ایک خلیفہ۔ بلکہ ان کے خلیفے کا بھی خلیفہ مقرر ہوا۔ اور اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو ممکن ہی نہ تھا۔ کہ اسلام کی اشاعت ہند میں اس زور سے ہوتی۔ جسطرح ان خلفاء چشتیہ کے زمانے میں ہوئی۔ مگر یہاں تو معاملہ ہی اور ہے۔ حضرت اقدس ایک نبی تھے۔ اور نبی کے بعد خلافت کا سلسلہ عقل اور نقل دونوں سے ثابت ہے۔ بہر حال کسی نبی یا خلیفہ کے بعد کوئی انجمن کبھی جانشین نہیں ہوئی۔ جانشین ہمیشہ ایک واحد شخص ہوتا رہا ہے۔ جو باقی سب کا مطاع ہوتا تھا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ؏

مولوی صدرالدین صاحب کا لیکچر!!

مولوی صدرالدین صاحب نے جو لیکچر مسجد احمدیہ لاہور میں بتاریخ ۱۰۔ مئی بوقت ۶½ بجے شام دیا۔ اس میں مخاطب غیر احمدی تھے۔ کیونکہ زیادہ تعداد انہی کی تھی۔ لیکچر کا tone (لہجہ) بتلا رہا تھا۔ کہ لیکچرار اور اُس کے ہم صحبت فی الواقعہ احمدی اور غیر احمدی میں کوئی فرق نہیں سمجھتے۔ وہ زبان حال سے حضرت مرزا صاحب کے مشن کی بیخکنی کر رہے تھے۔ لیکچرار نے لوگوں کو بتایا۔ کہ ہم سب مسلمان ہیں۔ اصولی فرق کوئی نہیں۔ پس ہم کو چاہیئے۔ کہ ایک دوسرے کی تکفیر نہ کریں۔ اخیر میں مسلم لیگ سے استدعا کی گئی تھی۔ کہ وہ امیر تیمور کی طرح علماء اور مولوی لوگوں کو جو ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں۔ تلوار کے گھاٹ اتار دے۔ یا کم از کم ایسا کرنے کی دھمکی دے۔ تاکہ یہ سب جھگڑے یک قلم موقوف ہو جائیں ؏

مگر سوال یہ ہے۔ کہ آیا مسلم لیگ مولوی صدرالدین جتنا حوصلہ بھی رکھتی ہے یا نہیں۔ اور کیا علماء اور مولوی لوگ انگریزی خوان لیڈروں کے ماتحت ہیں۔ جو اُن کے حکم کی تعمیل کریں گے۔ اور کیا حضرت مرزا صاحب نے بھی مولویوں کے خلاف یہی حربہ استعمال کیا تھا۔ جو مولوی صدرالدین صاحب کو تیئیس برس کے بعد سوجھا ہے ؏

کیا حضرت صاحب مسلم لیگ کو ملک اور قوم کے لئے منحوس نہیں سمجھتے تھے۔ پس جو طبیب آپ ہی درماندہ ہے۔ وہ اوروں کا علاج کیا کریگا۔ والسلام ؏

"خلیفہ مطاع ہوتا ہے"

یہ عاجز آج اپنے پیارے حضرت خلیفۃ المسیح اللہ تعالیٰ کی آپ پر لاکھ لاکھ رحمتیں نازل ہوں کے اسی رمضان المبارک کے فرمائے ہوئے نوٹ جو کہ میں نے اپنی نوٹ بک پر لکھے ہوئے تھے۔ پڑھ رہا تھا۔ واذ اخذ اللہ میثاق بنی اسرائیل۔ کی تفسیر فرماتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کبھی یہود کا ذکر کرتا ہے۔ کبھی عیسائیوں کا کبھی مشرکوں کا۔ کبھی ابراہیم اور موسیٰ ہمارے سامنے۔ نہ یہود ہیں نہ موسیٰ پس ہمکو اور ہمکو سناتا ہے۔ فرعون کسطرح فرعون بنا اور موسیٰ علیہ السلام کیونکر موسیٰ ع ہوئے۔ فرماتا ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا تھا۔ اور انہیں بارہ سردار بنائے تھے۔ حضرت مسیح نے بھی بارہ حواری بنائے۔ نبی کریم ص نے فرمایا۔ کہ ۱۲ شخص قریشی بڑے خلیفہ ہونگے۔ حضرت ابوبکر کے ہاتھ میں کوئی اسلامی ملک ایسا نہ تھا۔ جو حضرت ابوبکر رض کے دست تصرف سے باہر ہو اسیطرح عمر بن عبدالعزیز اور ان کے پچھلوں تک تمام دنیا کے مسلمانوں کا ایک سردار ہوتا تھا۔ دوسرا دعویدار کوئی نہ تھا۔ حضرت امیر معاویہ نے حضرت علی کے زمانہ میں قطعاً خلافت کا دعویٰ نہیں کیا۔ اس تحریر سے ہمکو کئی موتیوں جیسے نکتے ملتے ہیں۔ ۱۔ یہ کہ حضرت ابوبکر تمام مسلمانوں کے اور بیت المال کا روپیہ آتا تھا۔ سب پر مطاع تھے۔ اسیطرح مسیح موعود کا خلیفہ ابوبکر بھی مطاع تھا۔ کیونکہ خود مسیح موعود نے الوصیت میں اپنے پہلے خلیفہ کو ابوبکر سے مثال دی ہے۔ تو اب خلیفۃ المسیح کا جانشین جو کوئی بھی ہوگا۔ وہ انجمن کا مطاع ہوگا۔ ۲۔ دوسرا نکتہ جو کہ ہم کو اس مضمون میں ملتا ہے وہ یہ ہے کہ ایک وقت میں کئی خلیفے نہیں ہو سکتے۔ یہ بات ہمکو تمام دنیا کے مسلمانوں کا ایک سردار تھا (حضرت خلیفۃ المسیح کے فرمان کے مطابق) ملتی ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ حضرت معاویہ اور حضرت علی ایک وقت میں دو خلیفے کیوں ہوئے تھے۔ وہ اس عبارت کو غور سے پڑھیں۔ امیر معاویہ نے حضرت علی کے زمانہ میں قطعاً خلافت کا دعویٰ نہیں کیا۔ یہ خلیفۃ المسیح کا قول ہے۔ اب اس قول کو مانو۔ یا اہل الرائے کی بات کو مان لو ؏

پھر میں عرض کرتا ہوں۔ کہ قرآن میں عہد کو توڑنے والے کی نسبت ایسا سخت لفظ آیا ہے۔ کہ دل دھڑک جاتا ہے۔ تو کیا اے احمدی قوم تو نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر یہ اقرار کیا تھا۔ کہ جو آپ نیک حکم فرماؤ گے۔ اس کو مان لوں گا۔ تو کیا یہ حکم جو کہ آخری وقت میں حضرت صاحب فرما گئے ہیں۔ کہ میرا جانشین ہو۔ اگر الوصیت سے چار پانچ خلیفہ ایک وقت میں نکلتے تھے۔ تو وہ بھی کہہ جاتے کہ جو میرے جانشین ہوں۔ لیکن وہ تو کہتے ہیں۔ کہ جانشین ہو۔ خدا کے واسطے اے احمدی قوم اس خلیفۃ المسیح کے نیک حکم کو سر آنکھوں پر قبول کر۔ میں ایک عرض کرتا ہوں۔ ۷ راپریل ۱۹۱۴ء کے پرچے میں جو کہ حضرت صاحب کی دعا چھپی ہے۔ کیا اس سے ایک وقت میں کئی خلیفے ثابت ہوتے ہیں۔ یا کہ ایک وقت میں ایک ہی؟

"الٰہی اسلام پر بڑا تبر چل رہا ہے۔ مسلمان اول تو سست ہیں۔ پھر دین سے بے خبر ہیں۔ اسلام و قرآن و نبی کریم سے بے خبر ہیں۔ تو ان میں ایک ایسا آدمی پیدا کر۔ جو کہ قوت جاذبہ رکھتا ہو۔ وہ کاہل و سست نہ ہو۔ ہمت بلند رکھتا ہو۔ دعاؤں کا مانگنے والا ہو۔ اپنی تیری تمام رضاؤں یا اکثر کو پورا کیا ہو۔ قرآن و حدیث سے باخبر ہو۔ پھر اس کو ایک جماعت بخش۔ وہ جماعت ایسی ہو۔ جو نفاق سے پاک ہو اور تباغض ان میں نہ ہو۔ اس جماعت کے لوگوں میں بھی قوت جذب ہمت۔ استقلال ہو۔ قرآن و حدیث سے واقف ہوں۔ اور ان پر عامل ہوں۔ دعاؤں کے مانگنے والے ہوں۔ ابتلاء تو ضرور آئینگے۔ ابتلاؤں میں انکو ثبات قدمی عنایت فرما۔ انکو ایسے ابتلاء نہ آویں۔ جو انکی طاقت سے باہر ہوں"؏

ناظرین حضرت مولوی صاحب کی درد بھری دعا سے بھی صاف ثابت ہوتا ہے کہ ایک ہی خلیفہ ہو۔ حضور مغفور کی دعا اللہ کے دربار میں منظور ہوئی اور انکے بعد ہمکو وہ آدمی ملا۔ جو کہ قوت جاذبہ رکھتا ہے ہمت بلند رکھتا ہے بیحد دعائیں مانگنے والا ہے۔ خدا کی تمام رضاؤں یا اکثر کو اس شخص نے پورا کیا ہے قرآن و حدیث کا عالم باعمل ہے۔ پھر بہت سے احمدیوں نے مخالفت بھی کی لیکن انکو اسی دعا کی برکت سے متقیوں کی جماعت بھی عطا ہوئی۔ اس عبارت سے کیسا ایمان تازہ ہوتا ہے۔ پھر رسول مقبول ص فرماتے ہیں۔ کہ ایک وقت میں دو خلیفے نہیں ہو سکتے۔ اب رسول مقبول ص کی مان لو۔ یا اہل الرائے کے پیچھے لگ جاؤ۔ احمدیو! رسول اللہ ص کے حکم کو نہ چھوڑنا۔ پھر مسیح موعود خود الوصیت میں فرماتے ہیں۔ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے۔ اور اسکا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جسکا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ دوسری قدرت نہیں آسکتی جبتک میں نہ جاؤں۔ تو پھر جب میں جاؤنگا تو خدا دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیجدیگا۔ جو کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی۔ میرے بعد بعض اور وجود ہونگے۔ جو کہ دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ پھر حقیقۃ الوحی میں خود حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ مسیح موعود کی اولاد کی نسبت جو پیشگوئی ہے یہ اسبات کیطرف اشارہ ہے۔ کہ خدا اس کی نسل سے ایسے شخص کو پیدا کریگا۔ جو کہ اسکا جانشین ہوگا۔ حق تو بالکل کھل گیا ہے۔ اللہ پاک ہم سب پر رحم فرمائے۔ عبدالرب نومسلم خزانچی کارخانہ روئی پھلاون ؏